۲۸۶
۳۹۲

ہمارے مہدیؑ

از

حضرت محمد نور الدین صاحب عرفیؔ

۷۸۶
۳۹۲

چھوٹے بچوں کے لئے
حضرت مہدی علیہ السّلام کی زندگی کے واقعات جب
ہد گئے
شاہ

ہمارے مہدی

از
حضرت فقیر محمدؐ نور الدین صاحب عربی

حسب فرمائش
ابراہیم بھائی حاجی رحیم بھائی ومیاں محمد حاجی رحیم بھائی سینما والے
ساکنان ڈبھوئی، برائے ایصال ثواب حاجی رحیم بھائی حاجی کریم بھائی مرحوم
ساکن ڈبھوئی گجرات

زیر نگرانی :۔ مکتبۂ میراں نشاط چنچلگوڑہ حیدرآباد

ایک ہزار جلد ۱۳۹۷ھ قیمت :۔ ایک روپیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اللہ اور رسول

اللہ ایک ہے یہ آسمان زمین، سورج، چاند
دریا، پہاڑ، درخت اور سب چیزیں اللہ نے بنائی ہیں۔
اللہ نے ہم کو پیدا کیا۔
اللہ نے ہم کو اپنی عبادت کے واسطے پیدا کیا ہے۔
اللہ نے ہم کو عبادت کا طریقہ بتانے کے لئے ہم انسانوں
میں سے پیغمبروں کو پیدا کیا۔
پیغمبروں نے ہم کو خدا کا راستہ بتلایا۔ عبادت کا
طریقہ سکھلایا، سب پیغمبر اچھے تھے، سب پیغمبر سچے تھے۔
پیغمبر اچھے کاموں اور اچھی باتوں کا حکم دیتے تھے۔
بری باتوں اور برے کاموں سے روکتے تھے۔
جو لوگ پیغمبروں پر ایمان لائے، اِن کی بات مانی وہ مومن

کہلائے، وہ مرنے کے بعد جنّت میں رہیں گے۔ جہاں باغ ہیں اور نہریں ہیں، اور میوے ہیں اور بہت سی نعمتیں ہیں اور ہر طرح کا آرام ہے، وہاں کی بڑی نعمت خدا کا دیدار ہے۔ جن لوگوں نے پیغمبروں کا انکار کیا اِن کی بات نہ مانی وہ کافر کہلائے وہ مرنے کے بعد دوزخ میں

...ئے؟ پیغمبر بہت سے ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے حضرت ...علیہ السّلام ہیں۔ سب سے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ ...علیہ وسلم ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیغمبری ختم ہوگئی ...پ نے شریعت کے احکام بیان کر دیئے۔ اور اُس کو کامل کر دیا

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ شریعت کے چار رکن ہیں۔

خدا نے حضرت محمد مصطفیٰ پر اپنی کتاب قرآن نازل کی۔

قرآن خدا کی آخری کتاب ہے۔ مشہور پیغمبر حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ حضرت اسمٰعیلؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت داوٗدؑ، حضرت عیسیٰؑ ہوئے ہیں۔

اولیاء اللہ رح

ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت سے اولیاء اللہ پیدا ہوئے ، اولیاء اللہ کے معنی ہیں اللہ کے دوست ۔ یہ لوگ ہمارے پیغمبر کی اُمّت یعنی مسلمانوں کو اللہ کا راستہ بتاتے تھے ۔

اولیاء اللہ دُنیا کی محبّت سے اور اِس میں مشغول ہونے سے لوگوں کو روکتے تھے ۔

اور لوگوں کو اللہ کی طلب اور محبّت رکھنے کا حکم دیتے تھے ، اور اللہ کے دیدار کا شوق دِلاتے تھے ۔

حسن بصری ۔ بایزید بسطامی ۔ جنید بغدادی ۔ شبلی ابوسعید ابوالخیر ۔ شیخ عبدالقادر جیلانی ۔ ابراہیم ادہم وغیرہ ۔ ایسے بہت سے ولی اللہ دنیا میں ہوئے ۔

مہدی موعود علیہ السّلام

جب رسول اللہ کی وفات کو ساڑھے آٹھ سو برس گذر گئے اور مسلمان دنیا میں پڑ گئے، رسم و عادت و بدعت اور دنیا کی محبت پڑ گئی، عیش و عشرت اور دنیا کمانے میں لگ گئے اور ہر کام دنیا کے واسطے کرنے لگے، عزّت پیدا کرنا۔ نام پیدا کرنا۔ اور جاہ و منصب پیدا کرنا۔ خوب دولت کمانا اور آپس میں دنیا کے واسطے لڑنا مسلمانوں کا مشغلہ ہو گیا۔ اور ان کا نماز پڑھنا، دین کا کام کرنا، قرآن پڑھنا، حدیث پڑھنا، وعظ بیان کرنا سب دنیا کے کمانے اور نام پیدا کرنے کے واسطے ہو گیا۔

اور ان میں بہت سے فرقے ہو گئے۔ اور ہر ایک فرقہ دوسرے فرقے کے مسلمان کو کافر کہنے لگا، اور ان میں عبادت کے طریقوں اور عقیدے کی باتوں میں اختلاف ہو گیا تو ان کو دنیا کی محبّت سے بچانے اور ان کے آپسی اختلاف کو مٹا کر ان کو صحیح راستہ پر لانے کے لئے خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی اُمت میں حضرت امام مہدی کو پیدا کیا ۔

حضرت رسول اللہؐ کی پیشین گوئی

ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی سے حضرت امام مہدی کی خبر دی تھی ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ میری امت کیسے ہلاک ہوگی ، اس کے اوّل میں ہوں اس کے آخر میں عیسیٰ ابنِ مریم ہیں ۔ اور اس کے بیچ میں میری اہلِ بیت سے مہدی ہوں گے ۔

اور ہمارے پیغمبر نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مہدی میرا ہم نام ہوگا ۔ اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا ۔ اس کی ماں کا نام میری ماں کا نام ہوگا ۔

اور یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ (مہدی) ہم سے ہوگا اور خدائے تعالیٰ اس پر دین کو ختم کر دے گا ۔ دین کو ختم کرنے سے مراد دین کو کامل کرنے کے ہیں ، یعنی دین کے وہ احکام جنکو ولایت کے احکام کہتے ہیں وہ مہدی بیان کرے گا ۔

ہمارے مہدیؑ کی پیدائش

ہمارے مہدی کا نام سیّد محمد تھا۔ آپ کے دادا
شہر سمرقند سے ہندوستان آکر شہر جونپور میں بس گئے تھے۔
نپور اس وقت بہت بڑا شہر تھا، جہاں بہت سے عالم فاضل
ہتے تھے۔ ہمارے مہدی کے باپ کا نام سید عبداللہ اور
کا نام آمنہ تھا ـــــ ہمارے مہدی ۱۴ رجمادی الاول
۸۴۷ھ پیر کے دن پیدا ہوئے۔

جب آپ پیدا ہوئے غیب سے یہ آواز آئی۔
"جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا" حق
آیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل مٹنے والا ہے۔ شہر
میں شیخ دانیال نامی ایک ولی رہتے تھے۔ انہوں نے یہ آواز
سنی تو سمجھا کہ کوئی ولی کامل پیدا ہوا ہے۔

بچپن

ہمارے مہدی بچپن میں نہ شرارت کرتے تھے۔ نہ ضد کرتے۔ اکثر خاموش رہتے۔ کم کھاتے کم سوتے بچوں کے ساتھ نہ کھیلتے۔ کبھی جھوٹ نہ کہتے۔ سب کے ساتھ نرمی سے رہتے، سب سے میٹھی بات کرتے۔ کوئی آپ کی شکایت نہ کرتا۔ ابھی آپ بچے ہی تھے آپ کے باپ مرگئے، تھوڑے عرصہ کے بعد ماں بھی مرگئیں آپ یتیم ہوگئے۔

تعلیم

ہمارے مہدی کی عمر چار سال چار ماہ چار دن کی ہوئی تو آپ کی تسمیہ خوانی ہوئی، پھر آپ مخدوم شیخ دانیال کے مدرسہ میں داخل کئے گئے۔

ہمارے مہدی بہت ذہین تھے، سات سال کی عمر میں تمام قرآنِ شریف کو حفظ کرلیا، اور بارہ سال کی

عمر میں تمام علوم سے فارغ ہوگئے، شہر کے تمام عالموں نے اور مخدوم شیخ دانیال نے مل کر آپ کو اسد العلماء کا خطاب دیا، اسد العلماء کے معنی ہیں عالموں کا شیر۔

وعظ و نصیحت

مدرسہ سے نکلنے کے بعد ہمارے مہدی لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے لگے، اِن کو اچھی باتوں کا حکم دیتے بُرے کاموں سے روکتے۔ ہمارے مہدی کا بیان سادھا سیدھا اور سلجھا ہوا ہوتا، لوگ اِس سے فائدہ اُٹھاتے اِس زمانے میں مسلمانوں میں بہت سی رسمیں اور بدعتیں پیدا ہوگئی تھیں، آپ اِن رسموں اور بدعتوں کو چھوڑ کر حضرت رسولِ خدا کی سنت پر چلنے کی تلقین کرتے۔

نکاح

جب ہمارے مہدی کی عمر اونیس سال کی ہوگئی

تو آپ کا نکاح آپ کی چچیری بہن بی بی الٰہدیتی سے ہوا جن سے دو بیٹے حضرت سیّد محمود ثانی مہدی اور میاں سیّد اجمل پیدا ہوئے ۔ اور دو بیٹیاں ہوئیں ۔ ایک بی بی بڑن جی، دوسری بی بی فاطمہ خاتون ولایت رضؓ

جہاد

جب ہمارے مہدی وعظ کرتے کبھی کبھی اس مجلس میں جونپور کا بادشاہ سلطان حسین شرقی بھی حاضر ہوتا ۔ یہ بادشاہ گوڑ کے راجہ دلیپت کا باج گزار اور تابع تھا۔ ایک دن ہمارے مہدی نے فرمایا کہ مسلمان بادشاہ کو غیر مسلم کی فرمانبرداری جائز نہیں ، بادشاہ یہ سن کر راجہ دلیپت سے مقابلہ کے لئے تیار ہو گیا ۔ اور ہمارے مہدی سے دعا کرنے کے لئے کہا ، ہمارے مہدی نے اس کے واسطے دعا کی ۔ اور اس کی مدد کو تیار ہو گئے ۔ اور ایک فوج بیراگیوں کی تیار کی ۔

جب راجہ کو سلطان کی بغاوت کا حال معلوم ہوا تو وہ بہت بڑی فوج لے کر جونپور پر حملہ آور ہوا۔ راجہ کی فوج بہت تھی اور سلطان کی فوج کم تھی۔ سلطان کو شکست ہوگئی اس کی فوج بھاگنے لگی، مگر ہمارے مہدی اپنی جگہ جمے رہے۔ راجہ ایک مست ہاتھی پر سوار ہوکر آپ کی طرف بڑھا۔ آپ نے اللہ کا نام لے کر ایک تیر ہاتھی کے مستک پر اس زور سے مارا کہ وہ پلٹ کر اپنی ہی فوج کو روندتا ہوا بھاگ گیا، راجہ ہاتھی سے اتر کر گھوڑے پر سوار ہوا، آپ کے سامنے آیا۔ اور آپ پر تلوار کا وار کیا، آپ نے وار خالی دے کر راجہ پر ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار اس کے سر سے سینہ تک اتر گئی۔ اور اس کا دل باہر نکل گیا۔ راجہ نیچے گر کر مر گیا۔ راجہ کی فوج بھاگ گئی مسلمان کامیاب ہوگئے، اور بہت سا مالِ غنیمت ان کو مل گیا۔

اس فتح کی خوشی میں سلطان نے بہت سا مال و دولت اور جاگیرات ہمارے مہدی کی خدمت میں پیش کئے

آپ نے اس کو لینے سے انکار کیا، اور کہا ہم متوکل ہیں۔ ہمارا بھروسہ اللہ پر ہے یہ لینا ہم کو جائز نہیں۔

جذبہ

جب ہمارے مہدی نے راجہ کو مارا اور اس کا دل باہر نکل گیا تو ہمارے مہدی نے دیکھا کہ اس کے دل پر وہ جس بت کی پوجا کرتا تھا اس کی تصویر اتر گئی ہے، یہ دیکھ کر ہمارے مہدی نے کہا کہ جب باطل کا اتنا اثر ہے تو حق کا اثر کیا نہ ہوگا، یہ کہتے ہی آپ پر جذبہ طاری ہوگیا جو بارہ برس تک رہا۔

اس بارہ سال کے عرصہ میں آپ بالکل بے ہوش رہے۔ جب نماز کا وقت آتا آپ ہوش میں آتے اور نماز پڑھ لیتے۔ پہلے سات برس تو آپ کچھ کھائے نہ پیئے۔ البتہ بعد کے پانچ برس میں کبھی کبھی آپ کو ہوش آتا اور آپ کچھ کھا پی لیتے۔

ہجرت

جب آپ کی عمر بارہ برس کی ہوگئی اور جذبہ کے
بارہ سال ختم ہوگئے، آپ کو خدا کا حکم ہوا کہ، اے
سیّد محمد میرے لئے ہجرت کر اور لوگوں کو میری طرف بلا"
س حکم کے ملنے پر آپ اپنی بیوی بچّوں کو اور دوسرے
ند ساتھیوں کو لے کر جن کی تعداد (۱۷) تھی شہر جونپور
سے نکل گئے۔

جب جونپور کے بادشاہ کو معلوم ہوا کہ حضرت
یہاں سے ہجرت کر رہے ہیں تو وہ خدمت میں آیا، اور
کہنے لگا آپ یہاں سے نہ جائیں، آپ چلے جائیں تو مسلمانوں
کو نقصان ہوگا۔ آپ نے نہ مانا اور فرمایا کہ مجھ کو خدا کا
حکم ہجرت کرنے کے لئے ہوا ہے میں ٹھہر نہیں سکتا۔

داناپور

ہمارے مہدی جونپور سے نکل کر داناپور آئے

بادشاہ کی بہن سلیمہ خاتون نے یہاں پر آپ کی خدمت میں شاہِ دلاور کو بھیجدیا۔

شاہِ دلاور راجہ دلپت کے بھانجے تھے جب راجہ مارا گیا، اور اس کی فوج بھاگ گئی یہ گرفتار ہوگئے یہ بہت خوب صورت تھے اور اس وقت بچے تھے بادشاہ نے اِن کو اپنی بہن سلیمہ خاتون کو دیدیا۔ جن کو اولاد نہیں تھی، سلیمہ خاتون نے ان کا نام دلاور رکھ کر ان کو پالا مگر یہ ہمیشہ دنیا کے کاموں سے غافل اور اپنے خیال میں مست رہتے تھے اس لئے انہوں نے ان کو ہمارے مہدی کے پاس بھیجدیا۔

جب ہمارے مہدی دانا پور میں تھے آپکی محترم بیوی بی بی الہدیتی کو الہام ہوا کہ تمہارے شوہر سیّد محمد مہدی ہیں، بی بی نے حضرت سے کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے، حضرت نے فرمایا صحیح ہے مگر اس کا وقت باقی ہے۔ اس وقت حضرت کو خدا کا حکم مہدی ہونے

کا دعویٰ کرنے کا نہیں ہوا تھا۔" بی بی نے کہا میں ابھی تصدیق کرلیتی ہوں آپ گواہ رہیں ۔ پھر حضرت کے فرزند سید محمود اور شاہِ دلاور نے بھی یہ بات چیت سن کر تصدیق کرلی ۔

دانا پور سے نکل کر آپ کالپی کی طرف روانہ ہوئے اور شاہِ دلاور کو اِن کے جذبہ کی وجہ سے وہیں چھوڑ دیا ۔ راستہ میں کسی راجہ کی لڑکی کو آسیب ہوگیا وہ ہمارے مہدی کے پسخوردہ سے اچھی ہوگئی ۔ راجہ نے اس لڑکی کو ہمارے مہدی کی خدمت میں دیدیا ، آپ نے اِن کا نام بی بی بھیکیا رکھا اور ان سے نکاح کرلیا ، مگر چند روز کے بعد اُن بی بی کا انتقال ہوگیا ۔

چندیری

ہمارے مہدی کالپی سے چندیری پہونچے ۔ یہاں آپ کے وعظ و نصیحت کی تاثیر سے بہت سے لوگ آپ کے معتقد ہوگئے ۔ یہ دیکھ کر چندیری کے مشائخین کو بہت غصہ

آیا اور ان کے دل میں حسد پیدا ہوا ۔ اور انہوں نے حضرت مہدی علیہ السلام کو شہر چھوڑ کر چلے جانے پر مجبور کیا۔ آپ وہاں سے چلے گئے ۔ آپ کے روانہ ہونے کے دوسرے روز شہر چندیری میں زبردست آگ لگ گئی ، اور آپس میں فساد ہو کر کئی مشائخین مارے گئے ۔

چاپانیر

ہمارے مہدی چندیری سے چاپانیر آئے ۔ یہاں کا بادشاہ محمود بیگڑہ تھا ، آپ جامع مسجد میں ٹھہرے سلطان نے ہمارے مہدی کی شہرت سن کر فرہاد الملک اور سلیم خاں دو امیروں کو بھیجا ، وہ دونوں آپ کے مرید ہو گئے ، اور سلطان بھی آپ کا معتقد ہو گیا ۔

جائیس کے بادشاہ شاہ نظام تخت و تاج چھوڑ کر پیر کامل کی تلاش میں پھر رہے تھے وہ بھی ہمارے مہدی سے آکر ملے اور مرید ہو کر ساتھ ہو گئے ۔

ہمارے مہدی یہاں ڈیڑھ برس تک ٹھہرے رہے بہت لوگ آپ کے مرید ہوگئے۔ سلطان محمود کی دونوں بہنیں راجے سون، راجے مرادی اور سلطان کا بھانجہ فتح خاں بھی ہمارے مہدی کے مرید ہوگئے۔

اسی مقام پر آپ کی محترم بیوی حضرت بی بی الہدیتی کا انتقال ہوگیا، یہاں کے قبرستان میں بی بی کو دفن کیا گیا۔

مانڈو

ہمارے مہدی چاپانیر سے نکل کر ملک مالوہ کے پایۂ تخت شہر مانڈو تشریف لائے۔ یہاں کا حاکم سلطان نصیر الدین تھا، جو اپنے باپ سلطان غیاث الدین کو قید کرکے خود بادشاہ ہوگیا تھا۔

یہاں ہمارے مہدی کا بہت چرچا ہوا، اطراف کے لوگ بڑی تعداد میں آپ کا بیان سننے کے لئے جمع ہوتے اور اس سے متاثر ہوتے، بہت سے لوگ دنیا ترک کرکے

آپ کے ساتھ ہو جاتے ، جب سلطان غیاث الدین کو اس کا علم ہوا تو وہ چونکہ قید میں تھا ، اور خود آنہ سکتا تھا اسلئے اپنے چند مصاحبین کو حضرت کی خدمت میں روانہ کرکے حضرت کے دو اصحاب کو بلایا اور اپنے نہ آنے کا عذر کیا ، اور بہت سا روپیہ اور جواہرات حضرت کی خدمت میں روانہ کیا حضرت نے وہ سب خزانہ غریبوں میں بانٹ دیا اور اپنے لئے کچھ نہ رکھا ، اور فرمایا جو اللہ کا طالب ہے اسکو روپیۂ پیسے کی حاجت نہیں ۔ یہ اِن کے لئے ہے جو اس کے بھوکے ہیں ۔

مانڈو میں ۱۲ ربیع الاول کو ہمارے مہدی نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا عرسِ مبارک کرکے غریبوں کو کھانا کھلایا ، اسی روز اتفاق سے آپ کے چھوٹے بیٹے سید اجمل جو دو سال کے تھے چولھے کی آگ میں گر کر شہید ہو گئے ۔ جنکو مانڈو کے قبرستان میں دفن کیا گیا ۔

احمد نگر

ہمارے مہدی مانڈو سے نکل کر خاندیس ہوتے ہوئے
دولت آباد آئے۔ وہاں سید محمد عارف کی مزار پر فاتحہ پڑھی
سید محمد عارف کو مومن عارف کہتے ہیں۔ پھر دولت آباد سے
احمد نگر آئے، وہاں کا بادشاہ احمد نظام شاہ بحری تھا، وہ
خدمت میں حاضر ہوا، اسکو اولاد نہیں تھی، ہمارے مہدی نے
اس کے لئے دعا کی اور اس کو اپنا پسخوردہ عنایت کیا جس کی
برکت سے اس کو ایک بیٹا ہوا جس کا نام برہان نظام شاہ ہے
احمد نظام شاہ ہمارے مہدی کا مرید ہوگیا۔

بیدر

ہمارے مہدی احمد نگر سے نکل کر بیدر آئے یہاں
بہت سے لوگ آپ کے مرید ہوگئے۔ اور دنیا ترک کرکے آپ
کے ساتھ ہوگئے، ان لوگوں میں شیخ مومن توکلی، قاضی علاؤالدین
مولانا ضیاء الدین عاشق اللہ، قاضی منتجب الدین جونیری

شیخ بابو وغیرہ ہیں، یہاں کا بادشاہ قاسم بریدبھی آپ کا مرید ہوگیا، بیدر میں آپ ڈیڑھ سال رہے۔

گلبرگہ

بیدر سے ہمارے مہدی گلبرگہ آئے اور حضرت سید محمد گیسو دراز کی قبر پر فاتحہ پڑھی۔ پھر شیخ سراج الدینؒ کے روضہ پر آکر ایک ہفتہ وہاں کے ایک حجرہ میں اعتکاف فرمایا۔

بیجا پور

گلبرگہ سے ہمارے مہدی بیجاپور آئے، اور یہاں کے کئی مقامات پر جاکر دین کی تبلیغ کی۔ یہاں سے چیتاپور آئے اور چند روز یہاں اعتکاف کیا۔ یہاں سے پھر بیجاپور آئے۔

ڈابول بندر

بیجاپور سے ہمارے مہدی حج کے لئے کعبۃ اللہ جانے

کے لئے ڈابول بندر آئے۔ آپ کے ساتھ (۳۶۰) اصحاب تھے یہاں سے آپ جہاز پر سوار ہو کر جدّہ تشریف لے گئے، کسی کے پاس توشہ نہیں تھا، سب اللہ پر توکل کئے ہوئے تھے۔ آپ کا جہاز عدن میں تین دِن ٹھہر کر جدّہ آیا۔ جدّہ سے آپ کا قافلہ ریگستان کے سفر کی مصیبت جھیلتا اور فاقوں کی تکلیف اٹھاتا ہوا مکّہ معظمہ پہنچا۔

مکّہ معظمہ

مکّہ پہنچ کر ہمارے مہدی نے حج کے مناسک ادا کئے اور یہاں نو ماہ قیام رکھا۔ ہر روز وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری رہتا۔ یہاں خدا کے حکم سے آپ نے رکن و مقام کے درمیان اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس وقت آپکی عمر ۵۴ سال کی تھی اور سنہ ۹۰۱ھ تھا، جونپور سے نکل کر آپ کو ۱۴ سال ہو چکے تھے۔

یوں تو ہمارے مہدی پر مسلسل فاقے پڑتے رہتے تھے۔

مگر ایک دفعہ یہاں آپ کی جماعت پر مسلسل ایک ہفتہ کا فاقہ پڑا اور ساتھیوں کی حالت زار ہوگئی، ہمارے مہدی کے ایک صحابی حضرت سید سلام اللہؓ نے شریف مکہ سے کچھ روپیہ لاکر اس متوکل گروہ کے لئے کھانا تیار کیا اور ہمارے مہدی کے پاس لے آئے آپ نے اس کے کھانے سے انکار کردیا اور فرمایا کہ میں مضطر نہیں ہوں ۔ مانگ کر لائے ہوئے پیسے کا کھانا مجھے جائز نہیں ہے۔

ہمارے مہدی مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ جانے کی تیاری کر رہے تھے، تاکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک پر حاضری دیں ۔ مگر خود رسولِ خداؐ کی روح سے آپ کو گجرات واپس جانے کا حکم ہوا ۔ اور ارشاد ہوا کہ میں تم سے یہیں مل رہا ہوں پھر مدینہ آنے کی کیا ضرورت ہے اس ارشاد پر ہمارے مہدی اپنی جماعت کے ہمراہ جہاز سے ہندوستان واپس ہوئے اور دیو بندر پر اترے ۔

دیوبندر

دیوبندر میں بھی ہمارے مہدی کے بیان کا سلسلہ جاری رہا ، بہت سے لوگ آپ کے مرید اور مصدّق ہوئے چند روز ہمارے مہدی نے وہاں قیام کیا ۔ وہاں سے کھمبات آئے جہاں بہت سے بواہیر (بوہرے) آپ کے مرید ہو گئے ۔ وہاں بھی چند روز رہ کر ہمارے مہدی احمد آباد روانہ ہوئے ۔

احمد آباد

احمد آباد گجرات کا بڑا شہر ہے اور بہت دور دور تک اس کی شہرت تھی ، علماء و فضلاء بھی یہاں بہت رہتے تھے یہاں کی چہل پہل دیکھ کر ہمارے مہدی نے فرمایا یہ شہر دنیا کے طالب کے لئے جنّت ہے ، یہاں ہمارے مہدی نے تاج خاں سالار کی مسجد میں قیام فرمایا ۔ اور اعلان کیا کہ میں مہدی موعود ہوں مجھے مانو ۔ بیان سننے لوگوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ ہمارے مہدی کے گرد جمع ہو جاتے ، ہجوم اتنا ہوتا کہیں کوئی جگہ باقی

نہیں رہتی ۔ بہت سے لوگوں نے بیان سن کر گناہوں سے توبہ کرلی اور بہت سے لوگوں نے ہمارے مہدی کے ہاتھ پر بیعت کرلی بہت سے لوگ دنیا ترک کر کے ہمارے مہدی کی خدمت میں رہنے لگے ۔ جن میں ایک حضرت ملک برہان الدین بھی ہیں جو بہت بڑے امیر تھے جنھوں نے اپنی جاگیرات اور منصب وغیرہ سب چھوڑ دیا ۔ اسی طرح ملک گوہر جو ریاست بنگالہ کے خزانہ دار تھے ، میاں عبدالمجید جو بہت بڑے مشائخ تھے اور انکے دونوں بھائی امین محمد اور ابو محمد نے ہمارے مہدی کے ہاتھ پر بیعت کر کے ترکِ دنیا کر دیا ۔

اِسی مقام پر حضرت شاہِ دلاور جو جذبہ کی وجہ سے دانا پور میں رہ گئے تھے ، پندرہ سال کے بعد اِن کا جذبہ دور ہو جانے کی وجہ یہاں آکر ہمارے مہدی سے مل گئے ، یہاں جب ہمارے مہدی کی بہت شہرت ہوگئی اور لوگ آپکے مطیع ہونے لگے تو یہاں دنیا دار علماء کو یہ بات بہت بری لگی اور وہ آپ کے دشمن ہوگئے اور لوگوں کو آپ کے پاس آنے سے

رو کنے لگے ۔ اور کہنے لگے کہ یہ شخص بڑا جادوگر ہے جو اِس کے
پاس جاتا ہے اسی کا ہو جاتا ہے ۔ اِس کے پاس مت جاؤ اور
اس کا بیان مت سنو ، مگر لوگ برابر ہمارے مہدی کے پاس
آتے رہتے ، یہ دیکھ کر اِن عالموں نے وہاں کے حاکموں کو باور کرایا
کہ سید محمد باغی ہیں ۔ اور اپنی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں اِن کو
یہاں سے نکال دینا چاہیئے ۔ حکومت کے لوگ اس خیال سے کہ
کہیں ریاست نہ چلے جائے آپ کا اخراج شہر احمد آباد سے کرادیا
آپ نے احمد آباد چھوڑ دیا اور پٹن کی طرف اپنی جماعت کے ساتھ
روانہ ہوگئے ۔

راستہ میں آپ کا مقام موضع سانیتج میں ہوا ، یہاں
حضرت شاہِ نعمت ہمارے مہدی کی خدمت میں حاضر ہو کر مرید
ہوگئے ، اور ترکِ دنیا کر کے ساتھ ہوگئے ۔ یہ بہت بڑے سردار
تھے ۔ مگر کسی بات پر بادشاہ سے ناراض ہو کر اِدھر اُدھر
لوٹ مار کرتے پھر رہے تھے اور بادشاہ نے آپ کو پکڑنے کیلئے
فوج روانہ کی تھی ۔ اتفاقاً ان کا گذر سانیتج پر ہوا یہاں ہمارے مہدی

سے ملے اور بیعت کر کے صحابہ میں داخل ہو گئے۔

پٹن

سانتیج سے موضع سُود ہوتے ہوئے ہمارے مہدی پٹن تشریف لائے۔ جب شہر میں داخل ہونے لگے فرمایا "یہاں عشق کی بو آتی ہے اور فرمایا "پٹن مومنوں کی کان ہے"۔ یہاں پہنچ کر ہمارے مہدی قاضی قادن کے روضہ کے قریب ایک تالاب کے کنارے ٹھہر گئے۔ جب ہمارے مہدی کے بیان کا چرچا ہوا بہت سے لوگ سننے کے لئے آنے لگے۔ اور بہت سارے لوگوں نے آپ کے ہاتھ بیعت کر لی، جس میں بڑے بڑے امیر بھی تھے۔ غریب بھی تھے، بڑے بڑے عالم فاضل بھی تھے اور عام لوگ بھی تھے۔ ان بیعت کرنے والوں میں مشہور یوسف سہیت، مولانا محمد تاج، مولانا لاڑشہ، مولانا عبدالرشید نیٹی ملک نجن، ملک حماد، ملک الہ داد، ملک برہان الدین اور ملک معروف ہیں۔

حضرت بندگی میاںؒ سید خوندمیر یہیں کے رہنے والے تھے
آپ کے والد بڑے جاگیردار اور مال دار آدمی تھے۔ حضرتؓ سید خوندمیر کو بچپن ہی سے خدا کی طلب تھی۔ جب ہمارے مہدی پٹن آئے حضرت سید خوندمیر بھی ملک بخن کے ہمراہ خدمت میں حاضر ہو کر مرید ہو گئے اور تمام گھر بار مال و دولت اور دنیاوی شان وشوکت سب کچھ چھوڑ دیا۔ ہمارے مہدی نے فرمایا کہ بندہ یہاں (پٹن) بھائی سید خوندمیر کے لئے ہی آیا ہے، پٹن میں ہمارے مہدی نے مولانا لاڑشہ کی بیٹی بی بی ملکان سے نکاح فرمایا۔ اِن سے ایک فرزند سید حمید پیدا ہوئے اور ایک بیٹی پیدا ہوئی جن کا نام بی بی ہدایۃ اللہ ہے، پٹن ہی میں ہمارے مہدی کے فرزند حضرتؓ سید محمود آپ کی اجازت لے کر کسب کرنے روانہ ہوئے اور چاپانیر کے بادشاہ کی چند روز تک ملازمت اختیار کی۔

جب پٹن کے لوگ ہمارے مہدی کے مرید ہونے لگے تو دنیا دار عالموں کے دِل میں آگ لگ گئی۔ انہوں نے ہمارے مہدی کی سخت مخالفت کی۔ ملّا معین الدین جو سب عالموں میں بڑا

تھا آپ کا دشمن ہوگیا۔ اپنے شاگردوں کو بار بار بھیج کر بحث کراتا، مگر ہر بار بحث میں وہ ہار جاتے۔ یہاں بھی سب عالموں نے مل کر بادشاہ کے پاس ہمارے مہدی کو اخراج کرنے اور شہر پٹن سے نکال دینے کے لئے عرضی بھیجی۔ بادشاہ نے آپ کے اخراج کا حکم دیدیا۔ مگر اس حکم کے آنے سے پہلے ہی ہمارے مہدی کو خدا کا حکم یہاں سے ہجرت کرنے کا ہوچکا تھا اور آپ تیاری کر رہے تھے۔

بڑلی اور دعوئ موکدّ

پٹن سے نکل کر ہمارے مہدی بڑلی آئے جو پٹن سے ۴½ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں آپ کا خیال کافی عرصہ تک ٹھہرنے کا ہوا۔ اسلئے قصرِ نماز کا پڑھنا موقوف کیا، جب ہمارے مہدی علیہ السلام سفر میں ہوتے شریعت کے حکم کے موافق نماز قصر پڑھتے تھے۔

اسی مقام پر آپ نے اپنے مہدی موعود ہونے کا

موکد دعویٰ خدا کے حکم سے کیا ۔ یہ ۹۰۵ھ تھا ۔

ایک روز ہمارے مہدی اپنے اصحاب کے مجمع میں بیٹھے ہوئے تھے یکایک آپ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا آپ نے سب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ مجھ کو خدا کا حکم ہو رہا ہے ۔ کہ تو "مہدی موعود" ہے ۔ اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کر ، پھر فرمایا کہ " میں دعویٰ کرتا ہوں کہ میں ہی وہ ذات ہوں جس کا وعدہ کیا گیا تھا ، میں اللہ کا خلیفہ مہدی مراد اللہ ہوں ۔ میری اتباع کرنے والا مومن ہے ۔ اور جو میری مہدیت سے انکار کرے گا وہ کافر ہے"

یہ سن کر سب سے پہلے بندگی میاں سید خوندمیر نے پھر تمام اصحاب نے آمنّا و صدّقنا کہا ۔ جس کے معنی ہیں ہم ایمان لائے ۔ اور ہم نے تصدیق کی ۔ ہمارے مہدی کے اس دعویٰ کو دعویٰ موکّد کہتے ہیں ۔ ۹۰۵ھ تھا ۔

اِس دعویٰ کے پہلے ہی بہت سے اصحاب کو کشف کے ذریعہ معلوم ہو گیا تھا کہ آپ ہی کی ذات مہدی موعود ہے انہوں نے ہمارے مہدی کی تصدیق بھی کر لی تھی ۔

یہاں سے ہمارے مہدی نے اس وقت کے بڑے بڑے بادشاہوں کے اور عالموں کے نام خط لکھے۔ اور انکو آگاہ کیا میں مہدی موعود اور اللہ کا خلیفہ اور ولایت کا خاتم ہوں میری تصدیق کرو۔ اگر انکار کروگے تو خدا تم کو سختی کے ساتھ پکڑے گا۔

اِن خطوط کے جواب کے انتظار میں آپ چار مہینے تک بڑلی میں ٹھہرے۔

ہماری مہدی کے اس دعویٰ کی خبر سن کر بحث کرنے پٹن کے علمار کا ایک وفد آیا۔ مگر وہ لوگ بحث میں ہار گئے اور ان میں اکثر عالموں نے ہمارے مہدی کی تصدیق کرلی۔

جالور

بڑلی سے نکل کر ہمارے مہدیؑ جالور پہونچے چند روز وہاں رہے۔ آپ سے قرآن کا بیان سن کر وہاں کے بادشاہ زبدۃ الملک عثمان خاں نے آپ کی تصدیق کرلی

بادشاہ کو دیکھ کر بہت سارے ایمان لے آئے یہاں کے تمام عالم اور مشائخ بھی جو نو سو کے قریب تھے ہمارے مہدی پر ایمان لائے اور آپ کے مرید ہو گئے۔

جالور سے ہمارے مہدی ناگور آئے یہاں کے حاکم ملک جی آپ سے بحث کرنے آئے۔ مگر ہمارے مہدی کی نظر جب ان پر پڑی وہ سب بھول گئے۔ مہدیؑ کی تصدیق کر لی اپنا تاج و تخت چھوڑ دیا اور آپ کے ساتھ ہو گئے۔

یہاں حضرت مہدی نے ایک دن فرمایا، ہجرت اخراج ایذا، اور قتال (یعنی راہِ خدا میں لڑ کر شہید ہونا) میری اور میری قوم کی خاص علامتیں ہیں۔ ان میں ہجرت، اخراج اور ایذا ہو چکی ہیں۔ قتال کا ظہور انشاء اللہ بعد میں ہو گا۔

جیسلمیر

ناگور سے ہمارے مہدی علیہ السّلام اپنی جماعت کے ساتھ راستہ کی تکلیفیں جھیلتے اور مصیبتیں اٹھاتے اور فاقے کھینچتے

جیسلمیر پہونچے

یہاں ایک ہندو راجہ کی حکومت تھی ، ہمارے مہدی کے اصحاب میں کسی کا بیل کمزور ہو گیا تھا اسکو انہوں نے ذبح کر دیا راجہ اِس کیفیت کو سن کر بہت ہی غصّہ سے آیا مگر ہمارے مہدی علیہ السَّلام کو دیکھتے ہی سر جھکا دیا اور معافی چاہی ۔ اور اپنی بہن "بی بی بھان متی" کو ہمارے مہدی علیہ السلام کی خدمت میں لاکر دیدیا ، جن سے حضرت نے نکاح کر لیا ، اُن سے ایک فرزند "سیّد علی" پیدا ہوئے ۔

جب ہمارے مہدی جیسلمیر سے جانے لگے تو راجہ نے اپنی فوج کے سپاہی آپ کے ساتھ کرنا چاہا ۔ تاکہ راستہ میں کوئی تکلیف نہ ہو ۔ مگر حضرت نے منع کر دیا اور فرمایا "ہمارا مددگار اللہ" ہے آپ یہاں سے سندھ اور خراسان کی طرف بڑھے ۔ راستہ میں بہت بڑا ریگستان ہے جہاں نہ پانی ہے نہ درخت ہیں ۔ یہ راستہ ہمارے مہدی اور آپ کے ساتھیوں نے بڑی جوانمردی سے طے کیا فاقوں پر فاقے کھینچے ، پیدل چلنے کی مصیبت اٹھائی مگر ہمت میں

فرق نہیں آیا۔ خدا کے فضل سے راستہ میں بارش ہوگئی اور پانی مل گیا جس سے سفر میں کچھ آسانی ہوگئی۔

ٹھٹھ

اس ریگستان کو طے کر کے ہمارے مہدی شہر ٹھٹھ پہنچے سندھ کا بادشاہ جام نندا یہیں رہتا تھا۔ یہاں کے عالم ہمارے مہدی کے دشمن ہوگئے اور آپ کے خلاف بادشاہ کو بھڑکایا اس نے اپنی فوج کے سپہ سالار دریا خاں کو حکم دیا کہ وہ حضرت کو یہاں سے نکال دے جب دریا خاں ہمارے مہدی کی خدمت میں آیا، اپنا ارادہ بھول گیا، اور حضرت کا مرید ہوگیا۔

پھر بادشاہ نے اپنے پیر و مرشد شیخ صدر الدین کو ہمارے مہدی سے بحث کرنے بھیجا۔ جب وہ آئے تو اس وقت ہمارے مہدی سپاہیانہ لباس میں تھے۔ انہوں نے خیال کیا کہ یہ مہدی نہیں ہوسکتے، واپس جانے لگے تو ہر طرف سے آواز آنے لگی۔

ھٰذا مھدی، ھٰذا مھدی (یہ مہدی ہے یہ مہدی ہے)

یہ سن کر وہ ہمارے مہدی کی خدمت میں آگئے۔ اور تھوڑی بات چیت کے بعد ہمارے مہدی سے بیعت کرلی اور اپنا منصب جاگیر اور تمام مال و دولت چھوڑ دیا اور ہمارے مہدی کی خدمت میں رہ گئے۔

شیخ صدرالدین کی تصدیق کر لینے کی وجہ ہزارہا مسلمانوں نے ہمارے مہدی کی بیعت کرلی، ان میں قاضی قادن بھی تھے۔ پھر بادشاہ کے حکم سے شہر کا قاضی آیا اس نے ہمارے مہدی سے کہا کہ بادشاہ کا حکم ہے آپ یہ ملک چھوڑ دیں۔

ہمارے مہدی نے کہا ہر ملک ایک بادشاہ کا ہے کوئی ملک ایسا بتاؤ جو خالص اللہ کا ہو، تاکہ اللہ والے وہاں جاکر رہ جائیں۔

قاضی کو یہ سن کر غصہ آیا اس نے جاکر بادشاہ سے شکایت کی، بادشاہ نے ہمارے مہدی سے لڑنے کیلئے فوج بھیجی، مگر فوج کا سپہ سالار دریا خاں مہدوی ہو گیا تھا۔ اس نے حضرت سے لڑنا پسند نہیں کیا۔

پھر بادشاہ نے ہمارے مہدی سے ترکِ موالات کا حکم دیا یعنی یہ حکم دیا کہ کوئی شخص سیّد محمد اور ان کی جماعت کو کوئی چیز نہ بیچے ۔ اس کی وجہ ہمارے مہدی اور آپ کے ساتھیوں کو بہت تکلیف ہوئی مگر پھر بھی ہمارے مہدی تکلیف اٹھاتے ہوئے بھی وہاں ایک سال تک ٹھہرے رہے ۔ پھر جب خدا کا حکم ہوا ہمارے مہدی دریائے اٹک پار کر کے شہر کاہہ کو آئے ۔

کاہہ

کاہہ آنے کے بعد یہاں کا حاکم اشرف خاں ہمارے مہدی پر ایمان لے آیا ۔ اور مصدّق ہو گیا ۔

یہاں ہمارے مہدی اور آپ کی جماعت کو فاقے بہت کھینچنے پڑے اور آپ کے ساتھیوں میں چوراسی ۸۴ صحابہ فاقہ سے شہید ہو گئے ۔

ہمارے مہدی کاہہ میں تھے رمضان آگیا ۔ رمضان کی ۲۶ تاریخ گذرنے پر رات میں خدا کا حکم ہوا ۔ آج کی رات شب قدر

ہے، سب صحابہ و مہاجرین کو لے کر دو رکعت نماز لیلۃ القدر پڑھو، ہمارے مہدی نے اس کی تعمیل کی۔ اس وقت سے گروہ مہدویہ پر نماز لیلۃ القدر کے دو رکعت فرض ہوگئے۔

کاہہ سے ہمارے مہدی نے اپنے چند صحابہ کو گجرات روانہ کیا کہ وہ جاکر اپنے اپنے بیوی بچوں کو لالیں، ان صحابہ میں حضرت سید خوندمیر اور شاہِ نعمت بھی تھے۔

کاہہ میں ہمارے مہدی نے بی بی بوُن سے نکاح کیا، بی بی بوُن حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اولاد سے تھیں، ہمارے مہدی کو بی بی بوُن سے ایک فرزند سیّد ابراہیم پیدا ہوئے۔

خراسان کا سفر

ہمارے مہدی یہاں سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ خراسان کی طرف روانہ ہوئے، یہ راستہ بہت ہی کٹھن اور خطرناک تھا۔ سانپ اور زہریلے جانور اور درندے اس راستہ میں کثرت سے تھے۔ آپ اسی راستہ سے گئے مگر کسی کو کوئی گزند نہیں

پہونچا، فاقوں پر فاقے پڑے، مہاجرین درختوں کے پتّوں سے پیٹ بھرتے اور پانی نہ ملنے سے پیاسے رہتے۔ بہت سے لوگوں کے پاس سواری کے لئے جانور نہیں تھے، وہ پیدل ہی سفر کرتے رات کو سخت سردی ہوتی۔ دن کو سخت گرمی پڑتی۔

مہاجرین کے پاس پہننے اور اوڑھنے کے لئے برابر کپڑے بھی نہیں تھے۔

اِن میں بہت سے وہ لوگ تھے جو پہلے بہت امیر تھے بعض تو بادشاہ تھے۔

بہت سے جاگیردار اور منصب دار تھے۔ بہت سے وہ تھے جو پہلے عیش آرام میں رہتے تھے، اب انھوں نے یہ سب خدا کے واسطے چھوڑ کر ہمارے مہدی کا ساتھ اختیار کیا، اور یہ مصیبت جھیلی تاکہ اُن کو خدا مل جائے۔

وہ اِن تکلیفوں کے باوجود آپ کو نہیں چھوڑتے تھے۔

ہر تکلیف اِن کی ہمّت کی وجہ اِن پر آسان ہوگئی تھی۔

اِس سفر میں ایک دن ہمارے مہدی نے ایک ٹیلے پر

چڑھ کر اپنے پیچھے آنے والے قافلے کو دیکھا۔

لوگ بہت ہی خستہ حالت میں گرتے پڑتے آپ کے پیچھے چلے آ رہے تھے۔ کوئی سر پر بوجھ اٹھائے ہوئے تھا۔ کوئی اپنے بچہ کو گود میں لئے ہوئے تھا۔ کسی نے اپنی ضعیف ماں کو کندھے پر بٹھا لیا تھا۔

بہت سے ننگے پیر تھے۔

بہت سے پھٹے پرانے لباس میں تھے جو جسم پر پورا نہیں تھا۔

یہ دیکھ کر ہمارے مہدی آبدیدہ ہو گئے۔

اور خدا سے دعا کرنے لگے۔

یا اللہ میں نے ان کی کوئی چیز نہیں لی۔

یہ محض تیرے لئے تیرے دیدار کی خواہش میں میرے ساتھ آ رہے ہیں۔ تاکہ تیرا سیدھا راستہ ان کو دکھاؤں۔

نہ یہ دنیاوی عزت چاہتے ہیں۔

نہ ان کو دولت و ثروت کی تمنا ہے۔

تو ان کی آرزو پوری کر۔

اسی وقت خدا کا حکم ہوا، اے سیّد محمد ہم نے اِن سب کو بخش دیا ہے تو اِن کو خوشخبری سنا دے، جب قافلہ نزدیک آیا، آپ نے اِن سب کو یہ خوشخبری سنائی۔

سن کر یہ سب لوگ خوش ہو گئے۔

اِن کی تھکن جاتی رہی۔

وہ سب تازہ دم ہو گئے اور خوشی سے راستہ طے کرنے لگے۔

قندہار

اِس طرح تکلیف جھیلتے ہمارے مہدی اور آپ کے ساتھی قندہار میں داخل ہوئے۔ اور یہاں ہمارے مہدی نے اپنا دعویٰ پیش کیا۔ جب اِس دعویٰ کا چرچا ہوا لوگ آپکے دشمن ہو گئے، آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو ستانے لگے۔

یہاں کا حاکم شاہ بیگ بہت ہی ظالم اور شرابی تھا عالموں نے اِس سے ہمارے مہدی کی شکایت کی۔ اِس کے حکم پر سرکاری لوگ آپ کو بے رحمی سے پکڑ کر مسجد لے گئے آپ کے ساتھی جب بیچ

ہیں آئے تو اِن کو مارا۔

ہمارے مہدی نے مسجد میں پہنچ کر نماز جمعہ کے بعد قرآن کا بیان شروع کیا۔ عالموں نے یہ بیان سنا تو سب اپنے دِل میں شرمندہ ہوئے۔ شاہ بیگ بھی موجود تھا بیان سن کر رونے لگا۔ اور ہمارے مہدی کے قدموں پر گِر کر معافی چاہی اور مصدّق ہوگیا۔ شاہ بیگ کے مصدّق ہوتے ہی بہت سے لوگوں نے بھی تصدیق کرلی۔ دو ہفتہ تک آپ یہاں رہے، جب ہمارے مہدی یہاں سے جانے لگے یہاں کے بہت سے لوگ بھی آپ کے ساتھ ہوگئے۔

فرہ

قندہار سے ہمارے مہدی فرہ پہنچے۔ لوگ ہمارے مہدی کا بیان سن کر مہدوی ہونے لگے، جب یہاں کے قاضی کو اس کی اطلاع ملی اس نے کوتوال شہر کو حکم دیا کہ وہ اس جماعت کے ہتھیار چھین لے اور اس کو گرفتار کرلے۔

جب کوتوال پولیس کو لئے ہوئے آیا اور ہتھیار طلب کیا۔ ہمارے مہدی نے اپنے ہتھیار اسکو دیدیئے، سب مہاجرین نے بھی اپنے

اپنے ہتھیار دیدیئے۔

امیر فوج سرور خاں نے اسی رات خواب میں حضرت محمد رسول اللہ کو دیکھا، اس سے کہہ رہے تھے میرے فرزند پر کیوں ظلم ہو رہا ہے۔ سرور خاں بہت گھبرایا۔ صبح جب اُسے یہ تمام واقعہ کوتوال کی زبانی معلوم ہوا تو وہ ہمارے مہدی کی خدمت میں آیا، اور معافی چاہی اور عرض کیا جو سامان آپ کا پولیس نے لوٹ لیا ہے اسکی فہرست دیں تو وہ واپس کرا دیتا ہوں۔

ہمارے مہدی نے فرمایا ہمارا کوئی سامان نہیں گیا، ہمارا سامان (یعنی خدا) ہمارے پاس موجود ہے۔

سرور خاں مصدق ہو گیا۔ اس نے سب حالات ہمارے مہدی کے فرہ کے حاکم میر ذوالنون سے کہے۔ میر ذوالنون نے کہا میں اسکی تحقیق کروں گا کہ آیا مہدی اپنے دعوےٰ میں سچے ہیں یا نہیں۔

پھر اس نے ہمارے مہدی جہاں ٹھہرے تھے اس کے اطراف آلاتِ حرب یعنی سُولی وغیرہ نصب کرا دیا۔ اور کہا میں اس جماعت کو قتل کر دونگا۔

پھر جلاّدوں کو ساتھ لے کر بہت شان و شوکت سے اپنی فوج کے ساتھ ہمارے مہدی کے قیام کی جگہ پر آیا۔ بہت سے تماشائی اس کے ساتھ ہو گئے، ہمارے مہدی یہ دیکھ کر بالکل نہ گھبرائے ساتھیوں سے کہا اللہ پر بھروسہ کرو اللہ ہمارا محافظ ہے۔

جب ذوالنوّن نزدیک آیا ہمارے مہدی قرآن کا بیان کر رہے تھے، وہ بیان سننے لگا اور اپنے دل میں ہمارے مہدی کی صداقت کا قائل ہو گیا، جب ہمارے مہدی نے بیان ختم کیا وہ نزدیک آیا۔ اور کہا مہدی پر تلوار کام نہیں کرتی۔

ہمارے مہدی نے اپنی تلوار اس کو دے کر کہا آزمالو۔

اس نے تلوار ہاتھ میں لیکر ہمارے مہدی کو مارنا چاہا اس کا ہاتھ شل ہو گیا۔ اس طرح تین مرتبہ ہوا۔ پھر میر ذوالنوّن مصدّق ہو گیا۔

اس نے یہ سب کیفیت خراسان کے بادشاہ سلطان حسین کو لکھ بھیجی۔ جو ہرات میں رہتا تھا۔

بادشاہ نے ہمارے مہدی سے بحث کرنے اور آپکے دعویٰ کی تحقیق کرنے چار بڑے بڑے عالم ہرات سے فرہ روانہ کئے

اِن پر ملّا علی فیّاض کو صدر بنایا۔

یہ عالم جب ہمارے مہدی کی خدمت میں آئے آپ قرآن کا بیان کر رہے تھے۔ یہ عالم بیان میں شریک رہے۔ بیان سن کر ہی ان کے شکوک رفع ہو گئے۔

اس کے بعد اِن عالموں نے ہمارے مہدی سے کچھ سوالات کئے جب اِن کو ہمارے مہدی کے جوابات سے تشفّی ہو گئی، اِن سب نے تصدیق کر لی۔ پھر یہ پوری کیفیت بادشاہ کو لکھ بھیجی۔ بادشاہ بھی مصدّق ہو گیا، اور اگرچہ کہ وہ بہت بوڑھا ہو گیا تھا مگر ہمارے مہدی کی خدمت میں آنے ہرات سے نکل کھڑا ہوا۔ راستہ ہی میں بیمار ہو کر وہ بادشاہ مر گیا۔ ہمارے مہدی نے اس کی نمازِ جنازہ غائبانہ پڑھی۔

ہمارے مہدی کے جو صحابہ کاہہ سے گجرات اپنی بیوی بچوّں کو لانے کے لئے گئے تھے وہ فرہ آ گئے۔ حضرت سید محمودؓ ثانی مہدی بھی جو کسب کے لئے چاپانیر میں ٹھہرے تھے ان کے ساتھ آ گئے حضرت سید خوندمیر اور شاہِ نعمت بھی اِن کے ساتھ تھے اِن سب سے

مل کر ہمارے مہدی بہت خوش ہوئے۔ حضرت مہدی نے ایک دن ناگور میں فرمایا تھا کہ ہجرت، اخراج، ایذا، اور قتال میری اور میری گروہ کی علامتیں ہیں، یہاں پھر وہی بات فرمائی اور کہا کہ ہجرت اخراج اور ایذا تو ہو چکے امر قتال کا ظہور میرے بعد سید خوندمیر سے ہوگا وہ میرے بدل میں شہید ہوں گے۔" خراسان کے ہزاروں آدمی آپکے مصدق ہوگئے، ہمارے مہدی فرہ میں دو سال رہے ہمارے مہدی ہمیشہ نماز جمعہ پڑھنے فرہ سے ریچ کو جاتے تھے۔ ایک بار جمعہ پڑھ کر واپس ہوئے تو آپ کو بخار آگیا۔ جب بخار بہت بڑھ گیا تو آپ نے اپنے تمام اصحاب کو جمع کیا، اور ان کو آخری وصیت کی۔

آپ نے عمل کرنے اور ہمیشہ خدا کی یاد میں رہنے پر زور دیا اور فرمایا کہ اگر کسی کو اب بھی میری مہدیت میں شک ہے میرے مرنے کے بعد جب مجھے دفنانے کیلئے قبر میں اتارو تو کفن کھول کر دیکھنا اگر میرے جسم کو وہاں پاؤ تو سمجھنا میں مہدی نہیں ہوں۔ اگر میرا جسم وہاں نہ رہے تو جاننا کہ بے شک میں مہدی ہوں اس کے بعد آپکا ضعف بڑھ گیا، اور بخار زیادہ ہوگیا۔

پھر آپ بی بی بون کے حجرہ سے بی بی ملکان کے حجرے میں آئے
اُس دِن بی بی ملکان کی باری تھی۔ اس تکلیف اور بیماری میں بھی
ہمارے مہدی نے شریعت کے حکم کی پابندی کی۔

۱۹ ذی قعدہ ۹۱۰ھ پیر کے دِن ہمارے مہدی کی وفات ہوئی
وفات کے وقت ہمارے مہدی کی عمر ۶۳ سال کی تھی۔ اور خدا میں واصل
ہو گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

اصحاب نے ہمارے مہدی کا جنازہ ریح اور فرہ کے بیچ میں ایک
باغ میں دفن کیا۔ قبر میں رکھنے کے بعد ہمارے مہدی کے جسم کو کفن میں
دیکھا گیا، آپ کا جسم غائب ہوگیا وہ نور تھا نور خدا میں مل گیا۔
یہ دیکھ کر سب صحابہ کو تعجب ہوا، اور یہ معجزہ دیکھ کر جو لوگ
ایمان نہیں لائے تھے وہ بھی مصدّق ہو گئے۔

ہمارے مہدی کے خلفاء

ہمارے مہدی کے ہزاروں صحابہ ہیں، اِن میں پانچ آپ کے
خلیفہ ہیں۔ (۱) حضرت سیّد محمود ثانی مہدی (۲) حضرت سیّد خوندمیر
صدّیقِ ولایت (۳) حضرت شاہ نعمت (۴) حضرت شاہِ نظام

(۵) حضرت شاہ دلاور رضی اللہ عنہم۔ ہمارے مہدی کے انتقال کے ایک سال کے بعد حضرت سید محمود ثانی مہدی نے خراسان سے گجرات آکر بھیلوٹ میں دائرہ باندھا اور لوگوں کو خدا کی طرف بلانے لگے اور اصحاب مہدی کو الگ الگ دائرے باندھ کر رہنے کا حکم دیا۔ اس تبلیغ کی وجہ بہت سے لوگ مہدوی ہو گئے۔ حضرت ثانی مہدی کے بعد حضرت سید خوندمیر دین کی تبلیغ کرنے لگے۔ لوگوں کو خدا کی طرف بلانا شروع کیا۔ دنیا دار عالم اور ملا آپ کے دشمن ہو گئے اور بادشاہ گجرات سے آپ کی شکایت کر کے کئی مرتبہ آپ کا اخراج کرایا۔ آخر بادشاہ نے آپ پر فوج بھیجی آپ نے اپنے فقیروں کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا۔ اور سو آدمی کے ساتھ شہید ہو گئے اور ہمارے مہدی نے ناگور میں جو فرمایا تھا "قتال کا ظہور بعد میں ہوگا" وہ بات پوری ہوئی۔ اور حضرت سید خوندمیر ہمارے مہدی کے بدلے میں شہید ہوئے"۔

ہمارے مہدی کیسے تھے؟

ہمارے مہدی صورت شکل اور اخلاق و عادات میں حضرت محمد رسول اللہ کے جیسے تھے۔ ہمارے مہدی فرماتے ہیں "ہمارا مذہب اللہ

کی کتاب اور محمد رسول اللہ کی سنّت ہے"۔ قرآن کے احکام اور حضرت محمد رسول اللہ کی سنت پر ہمارے مہدی کا پورا پورا عمل تھا۔ ہمارے مہدی دو وقت صبح شام ذکر کے پابند تھے۔ روزانہ قرآن کا بیان کرتے جو کچھ ہمارے مہدی کو ملتا وہ سب فقیروں میں بانٹ دیتے۔ اس کو سویّت کہتے ہیں۔ ہمارے مہدی کو دنیا سے نفرت تھی۔ لوگوں سے میل جول کم رکھتے، فاقے کھینچتے ہر طرح کی تکلیف اٹھاتے اور صبر کرتے ہمارے مہدی خدا پر بھروسہ رکھتے۔ ہر جگہ لوگوں نے آپ کی مخالفت کی آپ ذرا نہ گھبرائے۔ ہر ایک سے محبت سے ملتے اور محبت سے بات کرتے، جو اللہ دے کھا لیتے۔ جو اللہ دے پہن لیتے۔

ہمارے مہدی نے اپنے گھر اور وطن کو اللہ کے لئے چھوڑ دیا۔ لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے بڑے بڑے شہروں کا سفر کیا ہمارے مہدی نے دنیا سے نفرت دلائی۔ اللہ کی محبّت سکھائی۔ رسم اور عادت و بدعت سے لوگوں کو چھڑایا۔ اللہ سے غافل رہنے کو منع کیا، ہمیشہ اس کو یاد کرتے رہنے کی ہدایت کی۔